اللہ ہی کیلئے ہیں مشرق و مغرب القرآن

DAILY MASHRIQ PESHAWAR

روزنامہ مشرق پشاور

عہد نو کے بانی سید تاج میر شاہ

مسلسل اشاعت کے 53 سال

پشاور اور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونے والا کثیر الاشاعت قومی اخبار

ABC CERTIFIED

جلد 53 | ہفتہ 9 محرم الحرام 1442ھ 29 اگست 2020ء 15 بھادوں قیمت 20 روپے | شمارہ 285

سماجی تشکیل میں احتساب کی اہمیت

راز افشانی

افشاں ملک

Afshanmalik43@gmail.com

سماجی تشکیل کیلئے احتساب ضروری ہے اگر سماج سے احتسابی عمل کو نکال دیا جائے تو سماج بحرانی کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے، جہاں احتساب کا فقدان ہو یا انصاف طبقاتی تقسیم کی بھینٹ چڑھ جائے وہ معاشرے کبھی ترقی کی شاہراہ پر رفتار نہیں پکڑ سکتے۔ اسلام نے جو نظام فکر و عمل عالم انسانیت کو عطا کیا وہ ہر لحاظ سے اکمل و احسن ہے۔ اس نظام کا ایک حصہ عمل احتساب بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات سے عیاں ہے کہ بے لاگ احتساب کے بغیر عدل اجتماعی کا قیام ناممکن ہے۔ ابتدا میں ذات نبویؐ میں ہی نظام عدل کی دونوں جہتیں پہلو بہ پہلو موجود تھیں۔ گویا آپ محتسب بھی تھے اور قاضی بھی۔ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی اقوام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! تم سے پہلی قومیں اس لئے تباہ ہوئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی معمولی شخص اسی جرم کا ارتکاب کرتا تو اسے سزا دی جاتی'' محتسب اور احتساب کیلئے باقاعدہ ادارے کا تصور سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں شروع ہوا، انہوں نے سرکاری عمال کیخلاف براہ راست شکایات کیلئے سب سے پہلا محتسب مقرر کیا۔ دور جدید میں سب سے پہلے سویڈن میں محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا۔ اب دنیا کے اکثر ممالک سینکڑوں کی تعداد میں محتسب کے ادارے کام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں سب سے پہلے 1983ء میں وفاقی محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا۔ اب ٹیکس محتسب، بنکنگ محتسب، انشورنس محتسب، خواتین کے ہراساں کرنے کیخلاف محتسب نیز چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر میں محتسب کے ادارے کام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں وفاقی محتسب ایک ایسا ادارہ ہے جہاں عام پاکستانیوں کو فوری اور مفت انصاف فراہم کیا جاتا ہے، شکایت گزار کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا اور اسے گھر بیٹھے انصاف مل جاتا ہے۔ وفاقی محتسب کے قیام کا بنیادی مقصد وفاقی حکومت کے اداروں کیخلاف بدانتظامی کی شکایات کا ازالہ کرنا اور عام شہریوں کو مفت انصاف فراہم کرنا ہے، اسے آپ غریبوں کی عدالت بھی کہہ سکتے ہیں۔ معاشرے کے وہ افراد جن کی کہیں شنوائی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ عدالتوں اور وکلاء کے بھاری اخراجات برداشت کر سکتے ہیں، ایسے لوگ سادہ کاغذ پر ایک درخواست لکھ کر وفاقی محتسب کو بھجوا دیں تو اس پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے لیکن عجیب بات ہے کہ عوام آسان اور مفت انصاف کے حصول کیلئے وفاقی محتسب میں اپیل کرنے کی بجائے غیر مجاز اداروں سے رجوع کرتے ہیں اور حرص کے پجاریوں کے ہاتھوں لٹنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، ایسے لوگوں کی آگاہی کیلئے اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی شکایات کے ازالے اور حصول انصاف کیلئے متعلقہ فورم سے رجوع کر سکیں۔ وفاقی اداروں کے بارے عام تاثر یہ ہے کہ وہاں کام نہیں ہوتا لیکن وفاقی محتسب نے سال 2019ء میں 74869 شکایات کے فیصلے کیے، تمام شکایات کے فیصلے مختصر دورانیے یعنی 60 دن کے اندر کیے گئے چونکہ وفاقی محتسب میں افہام و تفہیم سے معاملات کو سلجھانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس لئے 97 فیصد فیصلوں پر عملدرآمد بھی فوری ہو جاتا ہے۔ اگر آپ وفاقی محتسب میں حصول انصاف کیلئے اپیل کرنے کے طریقہ کار سے واقف نہیں ہیں تو آپ پاکستان کے جس علاقے سے بھی ہیں، سکائپ، واٹس ایپ، انسٹاگرام، IMO اور سوشل میڈیا کے جدید ذرائع کا استعمال کر کے اپنی شکایت درج کرا سکتے ہیں، گزشتہ برس وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں گھر بیٹھے شکایت کی گئی اور ان شکایات کی سماعت کے بعد شکایت کنندگان کو گھر بیٹھے انصاف فراہم کیا گیا۔ آپ کیلئے شاید حیرت کا مقام ہو لیکن انصاف کی فراہمی کو جلد ممکن بنانے کیلئے مذکورہ تمام سہولیات پاکستان کے عوام کو فراہم کی جا رہی ہیں۔ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں روزانہ سینکڑوں شکایات موصول ہوتی ہیں اور اسی روز بغیر کسی تاخیر کے ان پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اور اگلے روز شکایت گزار کو ایس ایم ایس کے ذریعے اس کی شکایت کا نمبر اور تاریخ سماعت کی اطلاع کر دی جاتی ہے اور ساٹھ دن کے اندر ہر شکایت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی محتسب کے فیصلوں پر کوئی بھی فریق نظر ثانی کی اپیل کر سکتا ہے، جس کا فیصلہ 45 دن میں کر دیا جاتا ہے۔ فیصلوں کیخلاف اپیل صرف صدر پاکستان کو کی جا سکتی ہے۔ اس کیساتھ ساتھ وفاقی محتسب نے شکایات کے فوری ازالہ کیلئے تمام وفاقی اداروں کو ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ ادارہ جاتی سطح پر شکایات کو حل کرنے کا نظام وضع کریں چنانچہ بیشتر وفاقی اداروں نے اپنے ہاں شکایات سیل قائم کر رکھے ہیں جہاں کوئی بھی شخص شکایت کر سکتا ہے۔ اگر ادارہ کی سطح پر شکایات 30 دن میں حل نہ ہوں تو وہ ایک خودکار نظام کے تحت وفاقی محتسب کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر آ جاتی ہیں اور وفاقی محتسب میں ان پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ دیگر اداروں کی نسبت وفاقی محتسب کی کارکردگی بہتریں ہے لیکن اس کیساتھ ساتھ ضروری ہے کہ عوام کو اس قدر آگاہی بھی فراہم کی جائے کہ وہ اپنی شکایات کے ازالے کیلئے وفاقی محتسب سے رجوع کر سکیں۔